26119 - پچھلے سالوں کی زكاة كی ادائیگی

سوال

میں نے پچھلے برسوں کي زكاة ادا نہیں كی اس كا سبب میرا صراط مستقیم سے دوری تھی، الحمد للہ میں پچھلے برس اسلام كی طرف پلٹا ہوں، اور مال كما رہا ہوں میں اب زكاة كی ادائیگی اور حتی الامكان اپنے ماضی كی اصلاح كرنا چاہتا ہوں، ماضی میں میرے ذمہ كچھ قرض ہے جو میں اب تك ادا نہیں كر سكا، لہذا میں پچھلے برسوں كی زكاة كیسے ادا كر سكتا ہوں، اور كیا یہ زكاة قبول ہو گی كیونكہ میں پچھلے برسوں میں ادا نہیں كرسكا، اور اب میں حرام مال كے ساتھ قرض كی ادائیگی كرونگا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

آپ كی ہدایت پر ہم اللہ تعالی كا شكر اور اس كی تعریف كرتے تھے، ہماری دعا ہے كہ اللہ تعالی آپ كو ثابت قدم ركھے، اور آپ كے علم میں ہونا چاہیے كہ اللہ تعالی غفور الرحیم ہے، اور وہ اپنے بندے كی توبہ سے۔ حالانكہ وہ اپنی مخلوق سے سے غنی اور بے پرواہ ہے ۔ بہت خوش ہوتا ہے، اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے كہ وہ آپ كو اپنے فضل سے اور بھی زیادہ عطا فرمائے.

جس مال كے آپ پچھلے برسوں میں مالك تھے، اس میں سے ہر برس كا قرض نكال كر آپ كو ہر برس كی زكاة ادا كرنا ہوگی، اگر آپ كسی بھی برس كی یقینی رقم جانتے ہیں تو اس كی زكاة آپ كے ذمہ ہے، اور اگر آپ كو مال كی مقدار كا علم نہ ہو سكے تو آپ اس كی تحدید كرنے میں كوشش اور جدوجھد كریں، اور اس كا اندازہ لگا كر زكاة ادا كر دیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال كیا گیا:

ایك شخص نے پانچ برس تك زكاة كی ادائیگی میں سستی اور كاہلی سے كام لیا، اور اب اس نے ایسا كرنے سے توبہ كرلی ہے، تو كیا توبہ اس كی زكاة نكالنے كو ساقط كر دیتی ہے؟

اور اگر زكاة ساقط نہیں ہوئی تو اس كا حل كیا ہے؟ اور اس مال كی مقدار دس ہزار سے زیادہ ہے، لیكن اب وہ مقدار كا علم نہیں ركھتا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی كا جواب تھا:

زكاۃ اللہ تعالی كی عبادت اور فقراء و مساكين كا حق ہے، اگر كوئی شخص زكاۃ ادا نہيں كرتا تو وہ دو حقوق كو توڑنے كا مرتكب ہوا، ايك تو اللہ تعالى كا حق، اور دوسرا فقراء و مساكين وغيرہ كا حق، لہذا جب وہ پانچ برس بعد توبہ كرلے - جيسا كہ سوال ميں ہے - تو اس كے ذمہ سے اللہ تعالى حق ساقط ہو جاتا ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور وہ اللہ تعالى اپنے بندوں كى توبہ قبول فرماتا اور ان كى برائيوں كو معاف كرنا والا ہے الشورى (25).

اور دوسرا حق باقى رہ جاتا ہے، جو فقراء و مساكين وغيرہ مستحقين زكاۃ كا حق ہے، لہذا اس پر واجب ہے كہ وہ زكاۃ انہيں ادا كرے، اور ہو سكتا ہے توبہ كى بنا پر اسے زكاۃ كى ادائيگى كا اجروثواب بھى حاصل ہو؛ كيونكہ اللہ تعالى كا فضل بہت وسيع ہے.

اور رہا مسئلہ زكاۃ كا اندازہ لگانا: تو اسے حسب استطاعت زكاۃ كى مقدار كا اندازہ لگانے كى كوشش كرنا ہوگى، اور پھر اللہ تعالى بھى صرف اتنى ہى تكليف ديتا ہے جتنى كسى ميں استطاعت ہو، مثلا: اگر دس ہزار ہو تو پھر سال ميں كتنى زكاۃ ہو گى؟ اس ميں دو سو پچاس، اور اگر زكاۃ كى مقدار دو سو پچاس تو پچھلے برسوں كى دو سو پچاس كے حساب سے ہرسال كى زكاۃ نكال دے، ليكن اگ كسى سال مال زيادہ ہو گيا ہو تو پھر اس زيادہ مقدار كى بھى زكاۃ نكالنا ہو گى، اور اگر مال ميں كسى برس كمى ہوئى ہو تو كمى ہونے كى بنا پر زكاۃ بھى ساقط ہو گى.

ديكھيں: اسئلۃ الباب مفتوح س (494) لقاء (12).

واللہ اعلم .